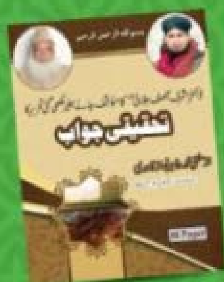
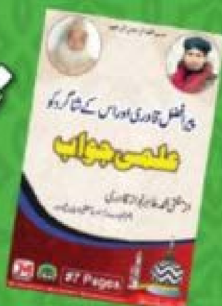



# تحریکِ لبیک اور علامہ خادم حسین رضوی کی حقیقت







تالیف

مولانا ساجد خان نقشبندی حفظہ اللہ

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
مدرس دارالعلوم مدنیہ

باہتمام: محترم یاسر بھائی (ساؤتھ افریقہ)
شائع کردہ: جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

علامہ خادم حسین رضوی صاحب کا تعلق ضلع اٹک سے ہے۔ جہلم جامعہ غوثیہ اشاعت العلوم قاضی غلام محمد صاحب خلیفہ خاص پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے مدرسے میں حفظ کیا۔

(ماخوذ علامہ خادم حسین رضوی کا سفر زندگی، ص ۱)

ایک دفعہ مدرسہ میں ایک طالب علم گل محمد کی لڑائی ہوگئی کسی بات پر، اور باورچی کی پٹائی کر دی جس پر مدرسہ نے اس طالب علم کو نکال دیا تو نہ معلوم کن وجوہات کی بنا پر حفظ کے استاد اپنے ساتھ گاؤں سے لائے گئے سارے بچوں کو جن میں خادم حسین رضوی بھی تھے لیکر دوسرے مدرسے جو کہ مشین محلہ میں تھا لے گئے موصوف نے یہاں بقیہ اٹھارے پارے حفظ کئے۔

(ماخوذ علامہ خادم حسین رضوی کا سفر زندگی، ص ۱)

## بچپن میں والد کا بیجا لاڈ

ان کے والد لعل محمد کو بقول ان سے بہت پیار تھا بچپن میں بھی کسی کو ان کے سامنے اونچا بولنے نہیں دیتے۔۔ایک دفعہ والد کے دوست محمد نواز نے ان کو طنزاً صوفی کہہ دیا اس پر والد صاحب اتنے برہم ہوئے کہ بقول رضوی ”نواز صاحب کو معافی مانگ کر جان چھڑانی پڑی تھی“۔

(ماخوذ علامہ خادم حسین رضوی کا سفر زندگی، ص ۳)

موصوف کی سوانح سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کے والد صاحب کوئی لالچی قسم کے آدمی تھے کیونکہ وہ والد جو اپنے بیٹے کے سامنے کسی کو آواز بلند کرنے نہ دیتے وہ والد کہ ان کے دوست نے صرف طنزاً صوفی کہہ دیا تو اس کے گلے پڑ جائے اور بیچارے کو معافی مانگ کر جان چھڑانی پڑے لیکن دوسری طرف اسی لاڈلے بیٹے نے جب والد صاحب کے مویشی ایک دفعہ کھلے چھوڑ دیئے اور مویشی فصلوں میں گھس گئے تو اس قدر سیخ پا ہوگئے کہ موصوف کو دیکھتے ہی برس پڑے اور مارنے کیلئے ہاتھ تک اٹھالئے۔ (ماخوذ علامہ خادم حسین رضوی کا سفر زندگی، ص ۸)

ایک طرف گھر آئے ہوئے مہمان اور دوست نے بطور مزاح بیٹے کو صوفی کہہ دیا تو گلے پڑ جاو دوسری طرف بیٹا اپنا کوئی نقصان کرنے لگ جائے تو ہاتھ اٹھانے تک نہ چوکو یہ قول وفعل کا تضاد؟

## رضوی صاحب نے والد صاحب کی خدمت کبھی نہیں کی

میں لاہور میں تھا تو والد صاحب اٹک سے میرے لئے وافر مقدار میں دیسی گھی ڈبوں میں بھر کر لایا کرتے تھے گاؤں کی عورتیں کہتیں آپ اتنا گھی کھاتے ہیں؟ کہتے کہ میرا بیٹا ڈالڈا گھی نہیں کھاتا اس کیلئے لے کر جارہا ہوں۔ آج بھی دیسی گھی ہی کھاتا ہوں کبھی ڈالڈا گھی چکھا تک نہیں میرے لئے گاؤں سے لاہور دیسی گھی لانا والد صاحب کا معمول تھا۔ میرے برسر روزگار ہونے کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا لیکن اس کا ایک پیسہ بھی کبھی انہوں نے مجھ سے نہیں لیا۔ **اگر پوچھا جائے کہ ان کے عوض میں نے ان کی کیا خدمت کی؟ تو جواب یہ ہے کہ وہ اپنی خدمت کراتے ہی نہیں تھے۔**

(ماخوذ علامہ خادم حسین رضوی کا سفر زندگی، ص ۳)

والد صاحب خدمت نہیں لیتے تو کیا بیٹے کا حق نہیں بنتا کہ جو باپ اتنا شفیق ہو اس کی خدمت کرے؟۔ یہ پہلا بیٹا ہے جس نے کبھی والد صاحب کی خدمت ہی نہیں کی اور وجہ یہ بتائی کہ وہ خدمت لیتے ہی نہیں تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ جو آپ کی والد صاحب خدمت کیا کرتے تھے تو آپ خدمت لیتے تھے تبھی تو خدمت کرتے، ورنہ آپ بھی غیرت کا مظاہرہ کرتے اور کہتے کہ ابا جان اتنی خدمت کی ضرورت نہیں۔

## ماں سے خدمت

رضوی صاحب انتہائی فخر سے یہ کہتے ہیں:

**"جب بھی چھٹیاں گزار کر میں اٹک سے واپس جہلم جاتا تو ہمیشہ میری والدہ بیگ اٹھا کر بس کے اڈے تک مجھے چھوڑنے آیا کرتی تھیں"۔**

(ماخوذ علامہ خادم حسین رضوی کا سفر زندگی، ص ۴)

اندازہ لگائیں یہ ہے مستقبل کا امیر المجاہدین جس کو یہ احساس نہیں کہ ایک بوڑھی ماں بیگ اٹھا کر چھوڑنے آرہی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ رضوی کہے اماں جان ضد کررہی تھی۔ تو مائیں تو ہماری بھی ہیں۔

کیا کوئی گوارا کرے گا اور کسی کی غیرت اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ خود تو خراما خراما چل رہا ہو اور ماں سامان کا بیگ اٹھا کر نوکرانی کی طرح چل رہی ہو؟ پھر خادم رضوی نے بیگ اٹھانے سے منع کیا لیکن اس لئے نہیں کیا کہ آپ ماں ہو کر بیگ اٹھا رہی ہیں مجھے شرم آتی ہے بلکہ ایک دفعہ اس لئے منع کیا کہ بس سٹاپ پر مرد حضرات ہوتے ہیں۔ (غالبا کسی نے طعنہ دیا ہوگا کہ اتنے بڑے ہو کر سفر کا سامان ماں سے اٹھواتے ہو شرم کرو)۔

(ماخوذ علامہ خادم حسین رضوی کا سفر زندگی، ص ۵)

گویا اگر مرد نہ ہوتے تو اس سے بھی منع نہ کرتا۔

## کبھی محنت مزدوری نہیں کی

موصوف نے کبھی بچپن و جوانی میں محنت مزدوری نہیں کی حالانکہ موصوف کی غذا دیسی گھی ہوا کرتی تھی ایک دفعہ بیچارے والد نے کھیت میں ہل چلانے کا کیا بول دیا کہ ادھر ہی لیٹ گئے اور بیچارے والد صاحب کو پورا دن کنویں پر لاڈلے بیٹے کو لٹا کر پانی ڈالنا پڑا۔

(ماخوذ علامہ خادم حسین رضوی کا سفر زندگی، ص ۹)

## نواب احمد رضا خان کی شاعری کے مقابلے میں اکبر الہ آبادی کو پسند کرتے

حافظ شیرازی اور اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کی شاعری بھی میں نے پڑھی۔ اگر اردو شعرائے کرام کی بات کی جائے تو اکبر الہ آبادی کی شاعری پسند آئی۔

(ماخوذ علامہ خادم حسین رضوی کا سفر زندگی، ص ۱۰)

## ممتاز قادری کی پھانسی سے پہلے کا زمانہ پرسکون گزارا

فراغت اور شادی کے بعد موصوف پرسکون زندگی گزار رہے تھے اور اپنے آپ میں مگن تھے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم، امت مسلمہ کی محرومیوں، اسلام کے عروج کی ان کو کوئی فکر نہ تھی نہ اس کیلئے کوئی عملی اقدام کر رہے تھے خود اس بات کا اقرار کرتے ہیں:

”پرسکون زندگی ایک ڈگر پر چل رہی تھی میں درس و تدریس کے علاوہ مکی مسجد میں جمعہ کا خطبہ دیتا تھا۔ ممتاز قادری کی گرفتاری اور پھر پھانسی نے میری زندگی میں ہلچل پیدا کر دی“۔

(ماخوذ علامہ خادم حسین رضوی کا سفر زندگی، ص ۱۱)

## جیل میں ممتاز قادری نے ٹانگوں کو صحیح سمت کرایا

ایک رات جیل میں مجھے نیند آ رہی تھی اور پریشانی تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی یکدم میرے دل میں خیال آیا کہ میری ٹانگیں بغداد شریف کی طرف ہیں ان کو دوسری سمت کرلوں ٹانگیں دوسری سمت میں کرتے ہی مجھے گہری نیند آ گئی بعد میں مجھے خیال آیا کہ یہ ممتاز قادری تھے جنہوں نے میری ٹانگوں کو صحیح سمیت کرایا.

(ماخوذ علامہ خادم حسین رضوی کا سفر زندگی، ص ۱۲)

افسوس ممتاز قادری صاحب راولپنڈی سے آ کر موصوف کی ٹانگیں تو صحیح کرا سکتے ہیں مگر اپنے سمیت موصوف کو جیل کی سلاخوں سے نکال کر نہیں لا سکتے ۔ نیز یہ بھی بتایا جائے کہ بغداد کی طرف ٹانگیں کرنا بے ادبی ہے تو کیا زمین کی کوئی سمت ایسی بتائی جا سکتی ہے کہ جس کی طرف کوئی نہ کوئی ولی آسودہ خاک نہ ہو تو دوسری سمت ٹانگیں کرنا کیا ان اولیاء اللہ کی بے ادبی شمار نہ ہوگی؟

## ممتاز قادری کی پھانسی میں اپنے ہی لوگ شریک

''رانا مقبول یہ شعر پڑھ رہے تھے

با خدا دیوانہ باش با محمد ﷺ ہشیار

اور کہہ رہے تھے کہ عشق رسول ﷺ بڑا احساس مسئلہ ہے اس پر کیسے کمپرومائز کیا جا سکتا ہے ۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ پیر امین الحسنات اور ان کے ساتھ جتنے لوگ موجود تھے ان سب کا کہنا تھا کہ وزارتیں اور عہدے بعد میں ہیں پہلے ہم حضور ﷺ کے غلام ہیں ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ممتاز قادری کو پھانسی کے معاملے کو طوالت دی جائے گی اور پھر کچھ عرصہ بعد رہا کر دیا جائے گا لیکن ان کے لہجے چغلی کھا رہے تھے اور میں سمجھ رہا تھا کہ یہ دو نمبری کر رہے ہیں تاہم میں خاموش رہا کہ اگر بولا تو ان ساروں کی پریشانی بڑھ جائے گی میں ان کی طرف دیکھتا تو وہ نظریں نیچی کر لیتے ۔

(ماخوذ علامہ خادم حسین رضوی کا سفر زندگی، ص ۱۳)

الحمد للہ پہلی بات تو یہ واضح ہوگئی کہ ممتاز قادری کی پھانسی میں خود ان کا ہم مسلک پیر کرم شاہ ازہری کا

بیٹا پیر امین الحسنات ملوث تھا۔اب ہمارا سوال یہ ہے کہ آج اگر ختم نبوت کی شق میں کوئی تبدیلی کرے تو تم دھرنا دو اس کے استعفیٰ کا مطالبہ کرو لیکن کیا اس پیر امین الحسنات کے خلاف کوئی ایک بیان رضوی کا دکھایا جا سکتا ہے کہ جس میں اس کے استعفیٰ کا مطالبہ؟ اور چھوڑیں شرعی حکم واضح کریں بقول آنجناب ایک گستاخ رسول ﷺ کو قتل کرنے والے ایک عاشق رسول ﷺ کو پھانسی دینے والے کی شرعی سزا کیا ہوگی؟ اور کیا آپ نے کبھی اس سزا کا مطالبہ کیا؟

## دورنگی اور منافقت تو دیکھو

خادم رضوی صاحب خود اقرار کر رہے ہیں کہ:

میں سمجھ رہا تھا کہ یہ دونمبری کر رہے ہیں تاہم میں خاموش رہا کہ اگر بولا تو ان ساروں کی پریشانی بڑھ جائے گی میں ان کی طرف دیکھتا تو وہ نظریں نیچی کر لیتے۔

(ماخوذ علامہ خادم حسین رضوی کا سفر زندگی، ص ۱۳)

جب آپ کو پتہ تھا کہ یہ ہم سے جھوٹ بول رہے ہیں تو بزدلی دکھا کر خاموشی کیوں؟ کیوں اسی وقت ان کے گریبان کو نہ پکڑا؟ اگر اس وقت ان کی پریشانی کا ڈر تھا تو پھانسی ہونے کے بعد پورے ملک اور کروڑوں عوام کو کس قاعدے قانون کے تحت پریشان کئے رکھا؟ صاف واضح ہے کہ رضوی صاحب کی اس وقت حکومت سے ڈیل ہوگئی تھی اور سب کچھ معلوم ہونے کے بعد بھی خاموش رہے اور پھانسی کے بعد محض عوام سے اپنا دامن بچانے کیلئے ایک دھرنا کیا جو بغیر کوئی نتیجہ حاصل کئے ختم کر دیا گیا۔

## خادم حسین رضوی ایک کرپٹ آدمی ہے ملک کی سب سے بڑی ایجنسی کی عدالت میں رپورٹ

اسلام آباد (ڈیلی پاکستان آن لائن) پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ تحریک لبیک کے رہنما علامہ خادم رضوی اور ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کی ساکھ قابل اعتماد نہیں ہے، تحریک لبیک کے سربراہ خادم حسین رضوی ایک کرپٹ آدمی ہیں جبکہ اشرف آصف جلالی ایک موقع پرست اور جوڑ توڑ کی سیاست کرنے والے شخص ہیں۔آئی ایس آئی

رپورٹ میں پیر محمد افضل کے کسی منفی پہلو کا ذکر نہیں کیا گیا۔

(روزنامہ ڈیلی پاکستان ۱۹ مارچ ۲۰۱۸)

"آئی ایس آئی کی 46 صفحات پر مبنی رپورٹ میں بتایا گیا کہ تحریک لبیک نہ ہی کالعدم جماعت ہے اور نہ ہی واچ لسٹ پر ہے۔ علامہ خادم رضوی بظاہر کرپٹ آدمی ہیں۔ انکی شخصی شہرت غیر تسلی بخش ہے۔ ان کا رہن سہن بظاہر ان کی آمدن سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ رپورٹ میں تحریک لبیک کے ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کو مطلبی اور موقع پرست قرار دیتے ہوئے بتایا گیا کہ وہ مذہبی انتہا پسند کارروائیوں میں بھی ملوث ہیں۔ رپورٹ کے مطابق علامہ خادم رضوی نے مارچ، دھرنا سے قبل ایک کروڑ روپے سے زائد رقم اکٹھی کی تھی۔ لوگوں سے کہا تھا کہ یا تو مارچ میں شریک ہوں یا پھر 300 روپے فی کس جمع کرائیں۔ دیگر منسلکہ مدارس نے بھی مارچ کیلئے امداد جمع کی"۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲۱ مارچ ۲۰۱۸)

## خادم حسین رضوی صاحب دہشت گرد اور عدالتوں سے مفرور

اسلام آباد کی انسداد دہشت گردی عدالت نے فیض آباد دھرنے کے دوران پولیس چوکی پر حملے اور تشدد کے تین مقدمات میں مولانا خادم حسین رضوی سمیت تین ملزمان کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے، تین مقدمات تھانہ کھنہ میں درج کئے گئے تھے۔ مقدمہ میں خادم حسین رضوی، مولانا عنایت اللہ، ضیاء اللہ خیری اور شیخ اظہر کو نامزد کیا گیا ہے۔ مقدمات میں دہشت گردی، پولیس پر تشدد، کارسرکار میں مداخلت، دیگر سنگین نوعیت کی دفعات شامل کی گئی ہیں۔ عدالت نے ملزمان کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کرتے ہوئے پولیس کو حکم دیا ہے کہ وہ ملزمان کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کرے۔ انسداد دہشت گردی کی عدالت کے جج شاہ رخ ارجمند نے فیض آباد دھرنے کے دوران پولیس چوکی پر حملے اور تشدد کے مقدمات کی سماعت کی جس میں تحریک لبیک کے خادم حسین رضوی سمیت تین ملزمان کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے۔ عدالت کی جانب سے تھانہ کھنہ میں درج تین مقدمات میں وارنٹ گرفتاری جاری کیے گئے ہیں، مقدمات میں دہشت گردی، پولیس پر تشدد، کارسرکار میں

مداخلت سمیت دیگر سنگین نوعیت کی دفعات شامل ہیں۔ان مقدمات میں خادم حسین رضوی ،مولانا عنایت اللہ،ضیا اللہ خیری اور شیخ اظہر تھانہ کھنہ پولیس کو مطلوب ہیں۔عدالت نے ملزمان کو گرفتار کر کے پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔(نوائے وقت ۲۰ مارچ ۲۰۱۸)

انسداد دہشت گردی کی عدالت نے فیض آباد دھرنا کیس میں تحریک لبیک کے خادم حسین رضوی اور پیر افضل قادری کو گرفتار کرنے کا حکم د دیتے ہوئے کہا ہے کہ 4اپریل تک ملزمان کے خلاف مقدمے کا حتمی چالان جمع کرایا جائے۔پیر کو اسلام آباد کی انسداد دہشت گردی کی عدالت کے جج شاہ ارجمند نے فیض آباد دھرنا کیس کی سماعت کی۔عدالت کی جانب سے چالان پیش کرنے کے حکم کے باوجود پولیس حتمی چالان پیش نہ کرسکی جس پر عدالت نے شدید برہمی کا اظہار کیا۔عدالت نے بار بار طلبی اور مفرور قرار دیئے جانے کے بعد بھی پیش نہ ہونے پر تحریک لبیک کے خادم حسین رضوی اور افضل قادری کو گرفتار کر کے پیش کرنے کا حکم جاری کیا۔عدالت نے خادم حسین رضوی اور پیر افضل قادری کا مفرور ملزم کا اسٹیٹس بھی برقرار رکھا ہے۔مزید برآں عدالت نے پولیس کو حکم دیا کہ 4اپریل تک ملزمان کے خلاف مقدمے کا حتمی چالان جمع کرایا جائے۔عدالت کو بتایا گیا کہ اٹارنی جنرل امریکا میں ہیں۔عدالت نے ڈپٹی اٹارنی جنرل کو ہدایت کی کہ جو بھی پیش کرنا ہے اٹارنی جنرل آفس کے ذریعہ پیش کریں

(۱۹مارچ ۲۰۱۸ نوائے وقت،ایکسپریس)

ہمارا سوال بریلوی حضرات سے ہے کہ جب یہی ایجنسیاں علمائے دیوبند کے خلاف رپورٹ بناتی ہیں اور یہی عدالتیں جب علمائے دیوبند پر کیس کرتی ہیں تو تم اسی کی بنیاد پر صبح شام میڈیا پر علمائے دیوبند کو دہشت گرد کہتے پھرتے ہو کیا اپنے اسی اصول سے خادم حسین رضوی کو ایک کرپٹ آدمی اور ملک دشمن دہشت گرد طالبان خارجی تسلیم کرو گے؟ نیز بتایا جائے کہ اگر رضوی بے قصور ہے اور یہ مقدمات جعلی ہیں تو آخر رضوی عدالتوں میں پیش کیوں نہیں ہو رہا ہے؟

## علامہ اقبال اور رضوی کی منافقت

خادم حسین رضوی صاحب اپنی تقریروں میں علامہ اقبال کے اشعار پڑھتے ہیں اور خود کہتے ہیں کہ:

’’مدرسے میں پڑھائی کے دوران ہی علامہ اقبال کا گرویدہ ہوگیا تھا ان دنوں میرے زیر مطالعہ غیر نصابی کتب میں اقبال کا فارسی مجموعہ کلام سرفہرست تھا۔میں نے کلیات اقبال ۱۹۸۳ء میں خرید لی تھی یعنی نوعمری ہی سے میں نے اس قلندر شاعر کے افکار کا مطالعہ شروع کر دیا‘‘۔

(ماخوذ علامہ خادم حسین رضوی کا سفر زندگی ،ص ۹)

اب اس قلندر شاعر کے بارے میں آپ کے ہم مسلک لوگوں کا کیا نظریہ ہے وہ بھی ذرا ملاحظہ ہو۔ آپ خود لکھتے ہیں کہ:

’’استاذ العلماء والفقہاء حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ ابن سید نجف علی شاہ ۱۲۷۳ھ/۱۸۵۶ء بروز پیر بمقام الور محلہ نواب پورہ ہندوستان میں پیدا ہوئے۔آپ کے اساتذہ میں سلسلہ نقشبندیہ کے معروف بزرگ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی ،محشی بخاری حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری ،حضرت مولانا قمر الدین اور جامع العلوم حضرت مولانا ارشاد حسین رامپوری‘‘۔

(فتاوی دیداریہ ،ص ۲۶،۲۷)

اب آپ کے اسی استاذ الفقہاء والمحدثین نے علامہ اقبال پر کیا فتوی دیا ملاحظہ ہو جناب عبد المجید سالک صاحب لکھتے ہیں:

’’یہ وہ زمانہ جب ترک موالات کے بعد ہندوؤں میں شدھی اور سنگھٹن کا جوش وخروش برپا تھا اور مسلمان اس کے جواب میں تبلیغ وتنظیم کے ادارات منظم کر رہے تھے پھر سلطان ابن سعود کی تطہیر حجاز کے غلغلے نے ہندوستان میں مسلمانوں کو دو مذہبی کیمپوں میں تقسیم کر رکھا تھا سلطان ابن سعود کے حامیوں اور مخالفوں کے درمیان سخت کشمکش ہو رہی تھی دونوں طرف کے علماء نے تکفیر کا ہنگامہ برپا کر رکھا تھا۔علامہ اقبال سطان ابن سعود کی حمایت میں بیان دے چکے تھے اور بدعتی علماء ان کے خلاف خار کھائے بیٹھے تھے اتنے میں ایک خوش طبع مسلمان کو دل لگی سوجھی اس نے ایک استفتاء مرتب کر کے مولانا ابو محمد سید دیدار علی شاہ خطیب مسجد وزیر خان لاہور کو بھیجا یہ صاحب اپنے شوق تکفیر کیلئے بے حد مشہور تھے چنانچہ متعدد اکابر مسلمین کو کافر بنا چکے تھے ۔۔۔۔(وہ استفتاء شکوہ جواب شکوہ کے متعلق تھا جو کہ علامہ اقبال کے مشہور اشعار ہیں۔اب دیدار الوری نے کیا جواب دیا ملاحظہ ہو۔ساجد)

''اسم پروردگاراور یزدان عرفامخصوص ذات جناب باری ہے۔اوراوتارہنود کےنزدیک خداکے جنم لینےکو کہتے ہیں اندریں صورت یزدان اور پروردگار آفتاب کو کہنا صریح کفر ہے۔علی ہذا خداکے جنم لینے کا عقیدہ بھی کفراور توہین موسی علیہ السلام بھی کفراور توہین بزرگان دین فسق۔لہٰذا جب تک ان کفریات سے قائل اشعار مذکورتوبہ نہ کرے اس سے ملنا جلنا تمام مسلمان ترک کردیں ورنہ سخت گناہگار ہوں گے۔

ابومحمد دیدارعلی الخطیب فی مسجد وزیرخان المرحوم۔

اس فتوے پرمملکت بھر میں شور مچ گیا۔مولوی دیدارعلی پر ہر طرف سے لعن طعن وملامت کی بوچھاڑ ہوئی۔مولانا سید سلیمان ندوی نے زمیندار میں اس جاہلانہ فتوے کی چتھاڑ کردی۔خود زمیندار نے فتوے پرتبصرہ کیا۔ایک گمنام مقالہ نگار(غالباچودھری محمدحسین ایم اے) نے ایک مدلل مضمون میں اس فتوے کا جواب دیا۔یعنی اشعار منقولہ کے ایک ایک لفظ پر بحث کر کے ثابت کیا کہ ان سے ہرگز کفر کا شائبہ تک پیدا نہیں ہوتا۔مولوی دیدارعلی کی اس حرکت سے علمائے اسلام کے اجتماعی وقار کو سخت صدمہ پہنچا''۔

(ذکراقبال،ص ۱۲۷تا۱۳۰اشائع کردہ بزم اقبال لاہور)

جناب نذیرنیازی صاحب لکھتے ہیں:

''مولانادیدارعلی مرحوم خطیب مسجد وزیرخان اس (حزب الاحناف) کے صدر قرار پائے مولانا مرحوم بھی اپنے عقائد میں بڑے متشدد تھے یہ زمانہ چونکہ سلطان ابن سعود کی زبردست مخالفت اور موافقت کا تھا اس لئے لاہور میں تکفیر کا اچھا خاصہ اکھاڑا قائم ہوگیا تھا۔احناف کے نزدیک ہر وہابی کافر تھا۔مولانادیدارعلی مرحوم بہت بڑے مکفر تھے۔ان کی تکفیر سے شاید ہی کوئی شخص بچا ہو اقبال کافر،ظفرعلی کافر،کچلو کافر۔جس پر مولانا ظفرعلی خان مرحوم نے کہا

کچلو مری مسجد میں جو آجائے تو کافر

پھر جب مولانا ظفرعلی خان بھی کافر ٹھرائے گئے تو وہ کہاں چوکنے والے تھے انہیں غصہ آگیا اور حسب معمول فرمایا: پال کے آم کی جو چوسی ہوئی گھٹلی کا ہے صوف

یا کہ ہے قبلۂ دیدارعلی کی داڑھی''۔

(اقبال کے حضور،ص ۲۷۴ طبع دوم)

اس کتاب کے حوالے بریلوی مناظرین ومحققین علمائے دیوبند کے خلاف پیش کرتے ہیں لہذا جب یہ کتاب بریلویوں کے ہاں علمائے دیوبند کے خلاف حجت ہوسکتی ہے تو ان کے خلاف تو بدرجہ اولیٰ ہوگی۔لہذا جناب آپ کے استاذ الفقہاء اور استاذ المحدثین تو اس آدمی (علامہ اقبال) کو کافر کہتے ہیں اور آپ قلندر لاہور۔تو ہم ان دونوں میں سے کس کو کافر مانیں؟

قارئین کرام! بارش ہوتے وقت آسمان سے بوندوں کا گرنا جس تیزی سے ہوتا ہے شاید اس سے کئی زیادہ تیزی ہمارے برصغیر کے اہل بدعت کے ہاں تکفیر کی بارش ہوتی ہے۔بس ذرا سا اختلاف ہوا جھٹ فتویٰ جھڑ دیا۔کوئی اصول؟ کوئی قانون؟ نہ بھائی۔اس کی کیا ضرورت ہے۔ اصول وقانون جائیں اصولی۔؟ ان کا کیا واسطہ؟

نہ معلوم علامہ اقبال نے کونسی ایسی غلطی کی تھی جسکی سزا بریلوی حضرات نے انہیں تکفیر کی صورت میں دی۔زیر نظر مضمون میں ہم اہل بدعت کی عبارات پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے علامہ اقبال مرحوم پر تکفیر کے گولے برسا کر اپنے دل کی بھڑاس کس طرح نکالی ہے؟

ایک بریلوی مولوی صاحب (مظہر اعلیٰ حضرت حشمت علی رضوی) نے لکھ دیا کہ:

"فلسفی ونیچری ڈاکٹر اقبال کی زبان پر ابلیس بول رہا ہے"۔

(تجانب اہلسنت ص ۲۴۰)

فلسفی ونیچری ڈاکٹر اقبال صاحب نے اپنی فارسی واردو نظموں میں دہریت اور الحاد کا زبردست پروپیگنڈا کیا ہے کہیں اللہ عزوجل پر اعتراضات کی بھرمار ہے کہیں علماء شریعت وآئمہ طریقت پر حملوں کی بوچھاڑ ہے کہیں سیدنا جبرئیل امین وسیدنا موسیٰ کلیم وسیدنا عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام کی تنقیص وتوہینوں کا انبار ہے کہیں شریعت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ واحکام مذہبیہ وعقائد اسلام پر تمسخر واستہزاء وانکار ہے۔کہیں اپنی زندیقیت وبے دینی کا فخر ومباحات کے ساتھ کھلا اقرار ہے"

(تجانب اہلسنت:ص:۲۳۵)

اقبال سے متعلق بریلوی نقطہ نظر آپ نے پڑھ لیا کہ اکابر اہل بدعت نے اقبال کو کس نظر سے دیکھا۔ماضی بعید میں اقبال سے متعلق جو نقطۂ نظر اہل بدعت کا تھا ماضی قریب میں اسے

دوبارہ دہرا کر بریلوی حضرات نے یہ واضح کر دیا وہ اب تک اسی موقف پر قائم ہیں۔

نواب احمد رضا خان کے مسلک و مذہب کے حکیم الملۃ صاحب یعنی مفتی احمد یار بدایونی بریلوی حضرات کے ہاں بہت اونچے مقام کے حامل ہیں۔ان کے صاحبزادہ اور جانشین مفتی اقتدار احمد گجراتی نے حال ہی میں ایک رسالہ بنام ''تنقیدات اقتدار برنظریات اقبال'' لکھ کر اقبال کے خلاف استعمال ہونے والی زنگ آلود تکفیری مشین نئے سرے سے مرمت کرا کر جس انداز سے استعمال کی ہے۔اس سے اہل بدعت کے اقبال سے متعلق نئے خیالات بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔علامہ اقبال کے اشعار کو نقل کر کے جو تبصرہ انہوں نے کیا ہے ہم صرف وہی تبصرہ نقل کر دیتے ہیں۔

## گستاخ اقبال

صاحبزادہ اقتدار صاحب لکھتے ہیں:

''طلب ہو خضر کو جس کی وہ جام ہے تیرا،اس مصرعہ میں حضرت خضرؑ اللہ کے نبی کی توہین کی گئی ہے خواجہ نظام الدین کا درجہ ان سے بڑا ظاہر کیا گیا ہے۔'' (تنقیدات برنظریات اقبال:ص ۱۴)

## ہندو پرست اقبال

مزید لکھتے ہیں:

''اس شعر سے ہندو پرستی ظاہر ہوتی ہے''۔(ص ۱۴)

## نبیوں کا گستاخ۔اقبال

ایک جگہ لکھتے ہیں:

''اس میں اللہ تعالیٰ کے نبیوں کی گستاخی کی گئی ہے''۔(ص ۱۴)

## انگریز نواز۔اقبال

یہ بھی لکھتے ہیں کہ:

''رہا یہ کہنا کہ اقبال نے ساری عمر انگریز نوازی کی تو یہ اگرچہ تاریخی اعتبار سے درست ہے جیسا کہ اقبال کی سوانحات اور تعلیم و تربیت یا شکل ولباس اور بہت سے اشعار سے ظاہر ہے''۔

(تنقیدات برنظریات اقبال:ص ۱۶)

## بارگاہ خداوندی میں سخت بے باک: اقبال

ایک جگہ یہ بھی لکھتے ہیں:

''یہ جذباتی کیفیت کا ہی نتیجہ ہے کہ بارگاہ رب تعالیٰ کے احترام کا خیال بھی نہیں رکھا جاتا چنانچہ اقبال کے شکوے کے کثیر اشعار سخت بے باکی کے علاوہ دیگر اشعار میں بڑی سخت کلامی پائی جاتی ہے''۔(تنقیدات برنظریات اقبال:ص ۲۱)

## رب تعالیٰ کا گستاخ: اقبال

ایک جگہ لکھتا ہے:

''شوخ و بے پرواہ کتنا خالق تقدیر بھی

اس شعر میں بھی سراسر رب تعالیٰ جل مجدہ کی گستاخی ہے کیونکہ شوخ کے معنی اردو لغت میں ہیں۔ بے حیا۔ اکڑ باز۔ شراتی۔ خالق تقدیر رب کریم ہے اس کی پاک ذات کیلئے ایسے جملے استعمال کرنا بہت بے باکانہ ہیں''۔(تنقیدات برنظریات اقبال:ص ۲۲)

## اقبال کی بُری زبان

یوں بھی لکھتے ہیں:

''یہ رب تعالیٰ کی گستاخی والے اشعار ہیں کوئی کس طرح نقل کرسکتا ہے شکوہ اقبال میں اس سے بھی زیادہ بری زبان استعمال کی گئی ہے''۔(تنقیدات برنظریات اقبال:ص ۲۳)

## انگریز سے متاثر۔اقبال

''ان کا پورا گھریلو معاشرہ چال ڈھال طرز لباس بود باش پوری طرح فرنگیت اور ان کی انگریزیت سے متاثر نظر آتا ہے''۔(تنقیدات برنظریات اقبال:ص ۲۶)

## معراج کی گستاخی۔اور اقبال

ایک مقام پر تحریر کرتے ہیں:

''یہ نظریہ اور سبق معراج کی گستاخی کے علاوہ آیت قرآنیہ کی تعلیم کے بھی خلاف ہے''۔(تنقیدات بر نظریات اقبال:ص ۲۶)

## مسلمان کی تعریف اور اقبال

''اقبال نے کسی بھی مسلمان کی تعریف وثناء نہیں کی نہ معلوم اس میں کیا راز تھا''۔

(تنقیدات برنظریات اقبال:۲۸)

''قلم کی تلواریں تو مسلمانوں کے خلاف اقبال نے چلائیں''۔

(تنقیدات برنظریات اقبال:ص ۳۲)

## اقبال کا کلام گمراہی پھیلا رہا ہے

ایک جگہ یوں تحریر کرتے ہیں:

''یہ اقبال کا اردو کلام ہے جو عام مشہور ہے جس کو پڑھ کر قوم گمراہ ہو رہی ہے اور غیر مسلم اسلام سے متنفر''۔(تنقیدات برنظریات اقبال:ص ۳۹)

## اقبال کا کلام باطل کا اول حملہ

کچھ یوں گوہر افشانی کرتے ہیں:

''گویا کہ اقبال صاحب نے علماء وصوفیاء کے خلاف اسلام اور تعلیم اسلام کے خلاف مسلمانوں کا بھڑ کانے کیلئے پورا ایک مستقل دیوان لکھ ڈالا ابھی مزید اشعار موجود ہیں۔گویا اقبال کا سارا تفکر اور محرم رازی اس میں تھی کہ قوم کو علماء صوفیاء علم مدرسہ اور اسوۂ حسنہ سے متنفر اور دور کیا جائے اقبال کا زیادہ کلام اسی قسم کا ہے اور یہی باطل کا حملہ اول ہے''۔

(تنقیدات برنظریات اقبال:ص ۴۳)

## اقبال کے نزدیک ''عبادت'' شیطانی تعلیم

یہ بھی رقم فرماتے ہیں۔:

''اقبال کے نزیک اولیاء اللہ اور مسلمانوں کا صبح اور تہجد کا ذکر وفکر اور خانقاہوں میں بیٹھ کر عبادت الٰہی کرنا شیطان کی تعلیم ہے اور ابلیس کا حکم اور وسوسہ ہے واہ واہ کیا الٹی گنگا ہے''۔(ص ۴۸)

## اقبال اکبر بادشاہ کے روپ میں

''جو باتیں اقبال کے کلام سے ظاہر ہو رہی ہیں بالکل وہی باتیں اکبر بادشاہ کے دین الٰہی کے عقائد میں تھیں۔ اکبر بادشاہ بھی علمائے حق اور اولیاء کا دشمن فقہ احادیث وتفسیر کا مخالف اور دنیوی علوم نجوم فلکیات وطب کا حامی بالکل اسی روپ میں اقبال ہے''۔(ص ۴۸)

## اقبال نبوت کی شان کا منکر

''اقبال تو نبوت کی شان کے بھی منکر ہیں''۔(تنقیدات برنظریات اقبال:ص ۵۱)

## حضرت عیسیٰؑ سے متعلق کفریہ الفاظ

''یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں۔اور ان کی نبوت کو بے قوت یعنی کمزور لاغر بے رونق۔ منحوس۔نقصان دہ اور برگ حشیش افیم کہ پتے کے کفریہ الفاظ کہے گئے۔اسی طرح کتاب روح اسلام ص ۱۳۸ پر اقبال ایک مضمون میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بزدل عورت کہا''۔

(تنقیدات برنظریات اقبال:ص ۵۲)

## حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گستاخی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گستاخی اس طرح کی گئی ہے باقیات اقبال ص ۱۶۴ پر ہے۔

طور پر تو نے جو اے دیدۂ موسیٰ دیکھا
وہی کچھ قیس نے دیکھا پس محمل ہو کر

شان کلیمی کی کتنی عظیم بے ادبی ہے کہ کس کے برابر کھڑا کیا گیا ہے یہ تھا اقبال کے ایک سو بارہ اشعار کا مجموعہ کلام جس میں اقبال نے سب ایمانیات سے دشمنی کا اظہار کیا ہے''۔

(تنقیدات برنظریات اقبال:ص ۵۲)

## اسلام کا دشمن۔اقبال

''آپ نے دیکھ لیا کہ اقبال کے دل میں اسلام کی ہر چیز کی کتنی دشمنی ہے''۔(ص ۵۶)

## نبوت کی گستاخی

''یہ وہی قلم ہے جو ابھی ابھی علماء صوفیاء کو جاہل بے نصیب کہہ چکا ہے اور نبوت کی گستاخی کر چکا ہے''۔ (تنقیدات برنظریات اقبال: ص ۵۸)

## حدیث کا منکر اقبال

''اقبال سخت قسم کے منکر حدیث تھے''۔ (تنقیدات برنظریات اقبال: ص ۷۴)

''اقبال منکر حدیث تھے''۔ (تنقیدات برنظریات اقبال: ۷۵)

## اقبال۔اور نماز

''اقبال صاحب مسجد میں نماز نہ پڑھتے تھے۔بلکہ گھر میں پڑھتے تھے۔لیکن کتنی پڑھتے تھے تو ان کے مداحین کے مضامین سے صرف صبح شام یا تہجد کی نمازوں کا ذکر ملتا ہے۔۔۔۔اہل قرآن بھی صرف دو فرض نمازیں ہی مانتے ہیں اور پڑھتے ہیں''۔

(تنقیدات برنظریات اقبال: ۷۵)

## اقبال۔اکثر نمازیں چھوڑ دیتے تھے

''یہ فقرہ کہ فجر کی نماز بہت کم چھوڑتے تھے بتا رہا ہے کہ باقی نمازیں اکثر چھوڑ دیتے تھے حالانکہ ترک نماز مشابہ کفر ہے اور پھر گندی میلی دھوتی بنیان میں نماز اور بدن پونچھنے والا تولیہ سر پر ڈال کر نماز پڑھ لینا شرعاً اس طرح نماز ہی نہیں۔نیز منہ دھونے اور نہانے سے گھبرانا بھی شرعاً گناہ کبیرہ ہے۔ہر مومن مسلمان نمازی کو پانچ وقت وضو میں منہ دھونا پڑتا ہے۔کیا اقبال صاحب بے وضو نماز پڑھتے تھے؟۔۔(تنقیدات برنظریات اقبال: ص ۷۶)

## دو قومی نظریہ کا مخالف۔اقبال

''ڈاکٹر اقبال قومیت کی بنیاد وطن کو سمجھتے تھے نہ کہ دین کو اور اسی کی حمایت میں یہ نظم لکھی تھی۔سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا''۔(تنقیدات برنظریات اقبال: ص ۸۴)

## اقبال اور بارگارہ رسالت کی حاضری

''اقبال نے کبھی بھی بارگاہ رسالت میں حاضری نہ دی ہمیشہ کوئی نہ کوئی رکاوٹ پیدا ہوتی رہی۔تبصرہ

مگر لندن پیرس جرمنی ۔۔۔۔ کے بیسوں سفر کیئے مگر کوئی رکاوٹ نہ بنی بلکہ سفر انگلستان کا عشق تو اس حد تک تھا کہ ہر رکاوٹ کو توڑنے پر کمر بستہ رہتے ۔مکہ مکرمہ مدینہ منورہ جانے کی خواہش ایسی کمزور تھی کہ ذرا سی رکاوٹ کا بہانہ بھی اس خواہش کو سرد کر کے رکھ دیتا اور باوجود دوستوں کے کہنے بلکہ پیش کش کرنے کے بعد بھی سفر حجاز مقدس میں ٹال مٹول کر دی جاتی ۔۔۔ایک دفعہ مسولینی نے پر زور پیش کش کی تھی کہ ہم سارا خرچ دیتے ہیں تم حج کر آؤ مگر اقبال صاحب ٹال گئے اور حج وعمرہ و زیارت بارگاہ کیلئے کبھی نہ گئے اور خود بھی غریب نہ تھے بلکہ اپنے زمانہ کے لکھ پتی رئیس تھے''۔

(تنقیدات برنظریات اقبال: ص ۸۵ و ص ۸۶)

## اقبال کی کفریات کا خلاصہ بریلی قلم سے

محمد راحت خان قادری بانی و ناظم اعلی دار العلوم فیضان تاج الشریعہ مولوی ابو الطیب دانا پوری کے حوالے سے علامہ اقبال کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ڈاکٹر اقبال صاحب نے اپنی فارسی اور اردو نظموں میں دہریت اور الحاد کا زبردست پروپگینڈہ کیا ہے ۔کہیں اللہ عزوجل پر اعتراضات کی بھرمار ہے کہیں علمائے شریعت وائمہ طریقت پر حملوں کی بوچھار ہے ۔کہیں سیدنا جبریل امین وسیدنا موسیٰ کلیم اللہ وسیدنا عیسیٰ مسیح اللہ علیہم الصلوۃ والسلام کی تنقیصوں توہینوں کا انبار ہے ۔کہیں شریعت محمدیہ علی صاحبہا وآلہ الصلوۃ والتحیہ واحکام مذہبیہ وعقائد اسلامیہ پر تمسخر واستہزا اور انکار ہے کہیں اپنی زندیقیت وبے دینی کا فخر ومباہات کے ساتھ کھلا اقرار ہے ۔(تجانب اہل السنت عن اہل الفتنۃ ص: ۴۷۵)''۔

(الکلمات القاطعہ ،ص ۹۰،مطبوعہ المکتب النور بریلی شریف)

اس کتاب پر تقریظ وتصدیق شہزادہ حضور صدر الشریعہ علامہ مفتی بہاء المصطفی قادری صدر المدرسین مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا بریلی شریف ،حضرت علامہ مفتی ابو الحسن قادری بانی وسربراہ جامعہ تاج الشریعہ بریلی ،مجاہد سنیت حضرت مولانا محمد میثم عباس قادری رضوی پاکستان ثبت ہے۔ اقبال کے بارے میں بریلوی حضرات کی رائے ہم نے بلا تبصرہ من وعن نقل کر دی ۔تاکہ کسی صاحب کو یہ اعتراض نہ رہے کہ ہم نے کھینچ تان کر مضمون بگاڑنے کی کوشش کی ہے۔

اگر اقبال واقعی ایسا تھا جیسا کہ بریلوی محققین نے لکھا تو سوال ہے کہ اس کو مسلمان کہنے والا مسلمان رہ سکتا ہے؟

## خادم رضوی کے دھرنے کے متعلق ملک کی اعلی عدلیہ کے تاثرات اور دھرنے سے ملک وقوم کا نقصان

دھرنا نے ریاست کے اربوں روپے کا نقصان کیا۔ (روزنامہ دنیا کراچی ۲۸ نومبر ۲۰۱۷)

جسٹس شوکت نے اس بات پر بھی برہمی کا اظہار کیا کہ مظاہرین نے دھرنے کے دوران اعلی عدلیہ کے ججوں کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے تھے۔

(روزنامہ دنیا، بقیہ ۴۴، ص ۵۲۸ نومبر ۲۰۱۷)

اعلی عدلیہ نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا: کہاں گیا رد الفساد؟ کیا یہاں ان کو فساد نظر نہیں آیا ۔۔۔عدالت نے موقف اختیار کیا کہ وفاقی حکومت اور ثالث نے گھٹیا زبان پر دھرنا قیادت سے معافی کا نہیں کہا۔ (ص ۴ بقیہ نمبر ا روزنامہ نوائے وقت ۲۸ نومبر ۲۰۱۷)

فیض آباد دھرنے کے خلاف آپریشن میں شہید ۶ نوجوان سپرد خاک نماز جنازہ خادم حسین رضوی نے پڑھائی۔ (نواءے وقت ۲۷ نومبر ۲۰۱۷)

پنجاب اسمبلی کے باہر دھرنا جاری مظاہرین نے ٹرینیں روک دیں کئی جگہ ٹریفک جام، پٹرول کی قلت، اسلام آباد مظاہرین نے پولیس کی دو چیک پوسٹوں ۳ گاڑیاں ۵ موٹر سائیکلیں جلا ڈالیں دھرنا ملک گیر احتجاج رانا ثناء، بلال یاسین منشا بٹ کے ڈیروں پر دھاوا۔

(نوائے وقت ۲۷ نومبر ۲۰۱۷)

اسلام آباد حالات کشیدہ فوج طلب معاملات ٹرپل ون بریگیڈ کے حوالے ملک میں دھرنے ٹریفک دھرم بھرم سرکاری املاک کو نقصان، پولیس کی ۲۰ سے زائد گاڑیاں نذر آتش، دکانوں اور میٹرو اسٹیشن میں توڑ پھوڑ، جھڑپیں متعدد مظاہرین گرفتار، ہنگامے تجارتی وکاروباری مراکز بند۔

(روزنامہ جنگ ۲۶ نومبر ۲۰۱۷)

رضوی اور اس کے مسلک کے علماء جواب دیں کہ کیا آپ کے اصولوں کی روشنی میں ملک کا اس

قدر نقصان کرنا اور جان و مال کو تلف کرنا کیا مذہب بریلوی کے رو سے جائز ہے؟ سر دست تو اس کی وضاحت آپ ہی کریں گے ہم یہاں صرف ایک حوالہ نقل کر دیتے ہیں۔ مظہر اعلیٰ حضرت جناب مولوی حشمت علی رضوی لکھتے ہیں:

> ''ہڑتالیں کرنا غریب مسلمانوں کی روزی کو نقصان پہنچانا ہے، بیکس و بے بس اور بے دست و پا بے زور وزر نہتے مسلمانوں کو حکومت وقت کے مقابل گولیاں کھانے کا مشورہ دینا، ان کو کسی باغیانہ تحریک کیلئے اشتعال دلانا حکومت سے ٹکرا جانے پر اکسانا، مسلمانوں کی بدخواہی و تباہ کنی ہے جو شرعاً حرام ہے۔ سنی مسلمان بھائیوں کو عموماً اور رضوی برادران کو خصوصاً متنبہ کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کے فتنہ و شر و فساد سے قطعاً علیحدہ رہیں۔ امن و امان کو مکمل طور پر قائم رکھیں۔ حکومت وقت (انگریز حکومت) کے خلاف ہر قسم کی مفسدانہ تحریکوں سے قطعاً پرہیز کریں''۔

(فتاویٰ حشمتیہ، ص ۶۲۵)

خادم حسین رضوی اور ان کی آئے روز دھرنا پارٹی بھی اس فتوے کو غور سے پڑھے اور جواب دے کہ اس فتوے کی رو سے وہ حرام کے کس درجے پر اس وقت کھڑے ہیں؟

## خادم حسین رضوی کا دھرنا مسئلہ ختم نبوت کیلئے نہیں بلکہ سیاست چمکانے کیلئے ہے شاہ اویس نورانی

دھرنا مسئلہ ختم نبوت نہیں ختم حکومت کا ہے اویس نورانی نے کہا کہ حکومت راجہ ظفر الحق کی سربراہی میں بننے والی کمیٹی کی رپورٹ شائع کرے تاکہ لوگوں کو سیاسی دکان چمکانے سے باز رکھا جا سکے، دھرنا مسئلہ ختم نبوت کا نہیں ختم حکومت کا ہے۔ (روزنامہ جنگ، ص ۵ ۲۶ نومبر ۲۰۱۷)

## ختم نبوت کی شق میں ترمیم اور علمائے دیوبند کا کردار

یاد رہے کہ حلف نامے میں ختم نبوت کی شق کے متعلق سب سے پہلے اعتراض جمعیۃ علمائے اسلام کے سینیٹر حافظ حمد اللہ نے اٹھایا۔ مفتی منیب الرحمن بریلوی اس کا اعتراف یوں کرتے ہیں کہ:

’’جماعتِ اسلامی کے قانونی شعبے کے جناب سیف اللہ گوندل نے مجھ سے جماعت کی پوزیشن واضح کرنے کے لیے رابطہ کیا۔انہوں نے بتایا کہ ہمارے ارکان نے اس پر آواز اٹھائی تھی اور جنابِ سراج الحق اپنی جماعت کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کے باعث سینیٹ میں خود شریک نہ ہوسکے اور انہوں نے جے یو آئی کے سینیٹر حافظ حمد اللہ کے ذمے لگایا کہ آپ اس مسئلے کو سینیٹ میں اٹھائیں۔گوندل صاحب کے بقول انہوں نے یہ مسئلہ اٹھایا تو 13 ارکان نے ان کی حمایت کی اور سینیٹر اعتزاز احسن سمیت 34 ارکان نے اس کی مخالفت کی۔میں نے گوندل صاحب سے کہا کہ از راہِ کرم سینیٹ کی کارروائی کی نقل مجھے ارسال فرمادیں،انہوں نے کہا: سینیٹ کے ریکارڈ کی کاپی ہمیں سرِ دست دستیاب نہیں ہے،تاہم انہوں نے اپنا پریس ریلیز اور سیکرٹری سینیٹ آف پاکستان کے نام سینیٹر حافظ حمد اللہ صاحب کے خط کی کاپی ارسال کی‘‘۔

(کالم فدایانِ ختم نبوت کی توجہ کیلئے،روزنامہ جسارت ۱۷ اکتوبر ۲۰۱۷)

الحمدللہ اس کے بعد حضرت مولانا فضل الرحمن زید مجدہ ہی کی کوششوں سے بل کو اپنی اصل حالت پر برقرار کردیا گیا۔مگر بقول اویس نورانی صاحب خادم رضوی جو ممتاز قادری کی پھانسی کے بعد پھر اپنی سیاست چمکانے کیلئے کسی وقت کا انتظار کررہے تھے ان کو موقع مل گیا اور فیض آباد دھرنا دیکر ملک وقوم کے کروڑوں روپوں کا نقصان،کئی نوجوانوں کو ہلاک کرنے،پوری دنیا میں مسئلہ ختم نبوت کے نام پر تشدد کر کے مرزائیوں کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خلاف منفی پروپیگنڈا کا موقع فراہم کرکے بے نیل ومراد واپس آگئے۔چونکہ پاک وہند کی تاریخ میں اس مقدس مسئلہ کو پہلی دفعہ اپنے ذاتی اغراض کیلئے استعمال کیا گیا تھا۔اس لئے خادم رضوی اپنی ہی جماعت کے اشرف آصف جلالی کے ہاتھوں ایسے ذلیل ورسوا ہوئے کہ انکی یہ ذلت ورسوائی آج تک بڑھتی ہی چلی جارہی ہے۔جس کی تفصیل عنقریب آنے والی ہے۔

یہ دھرنا محض سیاسی تھا اس کا ثبوت یہاں سے بھی ملتا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے مسئلہ کیلئے قانونی دروازہ کھٹکھٹایا اور اعلیٰ عدلیہ سے رجوع کیا اس موقع پر رضوی صاحب کی جماعت نے بھی عدالت سے رجوع کیا مگر شرمناک بات یہ کہ مولانا اللہ وسایا صاحب آخر وقت تک عدالت کی معاونت کرتے رہے اور ان کی معاونت اور جامعۃ الرشید

کے اساتذہ کی معاونت سے جسٹس شوکت صدیقی نے مرزائیوں کے خلاف ایک تاریخی فیصلہ صادر کیا مگر دوسری طرف رضوی اور ان کی جماعت باوجود پٹیشنز ہونے کے ایک دن بھی اس کیس کی سماعت کیلئے نہیں آئی چنانچہ شوکت صدیقی صاحب کا تفصیلی فیصلہ:

W.P.no.3847 & 4093/2017

کے نام سے آیا اس میں جسٹس شوکت صدیقی صاحب نے ختم نبوت کیلئے علمائے دیوبند کی خدمات کو یوں بیان کیا:

Maulana Allah Wsaya,Petitioner in W.P.No> 3862/2017, is a renowned religious scholar ,author of many famuos books on different subjects of islam and has delivered umpteen lectures on " Aqida -e- Khatm -e- Nubawat", which subject/issue has been the focus of his work.. He has also written several books on the belief in the finality of the prophethood of Hazrat Muhammad ﷺ which include "Aina-e-Qadianiat", Parliament mein Qadiani Shikast" and "Tehreek-e-Khatm-e-Nubawat 1953"

(pg num: 2)

ترجمہ: مولانا اللہ وسایا صاحب جو کہ پٹیشنر تھے ایک معروف مذہبی سکالر اور مختلف موضوعات پر کئی مشہور کتب کے مصنف ہیں۔ انہوں نے حضور ﷺ کی ختم نبوت کے موضوع پر مختلف کتب لکھیں ہیں جس میں آئینہ قادیانیت، پارلیمنٹ میں قادیانی شکست اور تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ شامل ہیں۔

مگر ختم نبوت کے نام پر سیاسی دھرنا دیکر حکومتی املاک کو جلانے اور کئی افراد کے قتل کرنے والی ”تحریک لبیک یا رسول اللہ“ بھی اس کیس میں فریق بنی مگر شرمناک بات یہ کہ وہ ایک دن

بھی اس کیس کی پیروی کرنے عدالت نہیں گئی ملاحظہ ہو جج کے الفاظ:

W.P.No.3896/2017 was filed by Tehreek Labbaik Ya Rasool Allah through its member of markazi majlis -e- Shura however, subsequently no one apeared before this court to pursue the matter.

(Pg no 2,3)

(ایک پٹیشن) تحریک لبیک یارسول اللہ کی مرکزی مجلس شوری کے ممبران کی طرف سے بھی داخل کرائی گئی مگران کی طرف سے کورٹ میں اس کیش کو چلانے کیلئے کوئی بھی حاضر نہ ہوا۔

## اشرف آصف جلالی خادم حسین رضوی کے متعلق کیا کچھ کہہ گئے!!!

وسیم بادامی کے پروگرام 11th Hour جوکہ ۲۹ نومبر ۲۰۱۷ کو نشر ہوا اس میں جلالی، رضوی کے متعلق کہتا ہے:

(۱) ہم نے جب دھرنا دیا ختم نبوت کیلئے تو ان کو اتنی توفیق نہ ملی کہ دھرنے کے حق میں دعا کر دیتے۔

(۲) ہمیں بہت افسوس ہوا جس حالت میں وہاں سے اٹھے ہیں۔

(۳) خادم حسین رضوی نے کہا (جماعت ہماری ہے) پوری شوری ہمارے ساتھ ہے چاروں صوبوں کے امیر ہمارے ساتھ ہیں اس کے جواب میں جلالی نے کہا کہ شوری تو بنی ہی نہیں (یعنی رضوی نے جھوٹ بولا ہے)

(۴) حضرت کو خود ہی علیحدہ پروان تھی اڑنے کی ۷۰ میں سے تو ایک بھی آپ کے ساتھ نہیں تو کونسے ۷۰ ہیں جنہوں نے آپ کو بنایا وہ تو سارے ہمارے ساتھ ہیں۔ (خادم رضوی)

(۵) انہوں نے شوری کی بات کی اس وقت جو شوری تھی اس کا تو کوئی بندہ ہی اب اس شوری میں نہیں انہوں نے جس شوری کی بات کی وہ جعلی شوری ہے انہوں نے اس وقت شوری بننے ہی نہیں دی میں نے تین بار کہا اب انہوں نے ایک من گھڑت شوری ہے۔ (اشرف جلالی)

(۶) رانا ثناء نے اپنے بیان میں کفریہ کلمات بولے ہیں خادم رضوی صاحب آج کیوں رانا ثناء کے بارے میں نہیں بول رہے ہیں ۔امیر المجاہدین آج کیوں چپ ہیں یہ شرعی مسئلہ ہے قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔

(۷) میں نے کتنی قیمت سے دھرنا دیا ہے اور آپ نے کتنی قیمت سے دیا ہے وہ جب دنیا پڑھے گی تو بتائے گی (جلالی)

(۸) زمین میں کئی خدا ہوتے تو فساد ہو جاتا انہوں نے یہی آیت جماعت کے امیروں پر پڑھی ہے،اب امیر خدا تو نہیں ہے ناں،(اس پر موصوف جلالی صاحب کفر کا فتوی لگا چکے ہیں) بات سمجھیں اگر وسیم آپ کو کوئی کہہ دے کہ وسیم اللہ ہے یا خدا ہے(وسیم بادامی کی طرف سے استغفر اللہ) تو آپ اس پر بولیں گے یا نہیں پیر افضل قادری نے امیر اور خدا کو ملایا ہے، مجھے اس بات کا جواب چاہیئے۔

(۹) یہ جواب بالکل درست نہیں دے رہے اس واسطے کہ اگر کوئی مجرم نہیں ہے تو انہوں نے استعفی کس چیز کا لیا ہے؟ انہوں نے جو معاہدہ کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ کسی قسم کا فتوی نہیں لگائیں گے اگر تحقیق میں وہ مجرم ثابت ہو گیا تو یہ اپنی زبان کیوں دے آئے ہیں کہ یہ پھر بھی فتوی نہیں لگائیں گے۔(جلالی)

(۱۰) میں صبر و تحمل سے بات کر رہا ہوں،قوم دیکھ رہی ہے کہ آپ کے چہرے کی سلوٹیں کیا کہہ رہی ہیں، یہ چیخنے چلانے سے نہ اسلام کی کوئی خدمت ہے آپ خود ۲۴ تاریخ کو وہاں بھاگتے ہوئے گئے آپ نے کہا سال بھی بیٹھنا پڑے میں بیٹھوں گا، مجھے پھانسی لگوانا پڑے لگواؤں گا، خدا کیلئے اس بات کو مذاق نہ بنائیں (رضوی)

(۱۱) آپ نے تو کہا تھا پوری حکومت گرا کر آئیں گے ہمارے بندے شہید کر دئے پھر ایک استعفی پر واپس آگئے (جلالی)

(۱۲) کسی نے بھی نہیں کہا (رضوی) (یعنی جلالی جھوٹ بول رہا ہے، ساجد)

ابھی حال ہی میں اختر رضا خان ازہری کانفرنس سے بیان کرتے ہوئے اشرف جلالی نے کہا:

”خادم رضوی نے الیکشن کی ”ہوس“ میں کہ میرے ٹکٹ ہولڈرز زیادہ ہوں رافضی پکے شیعوں کو ٹکٹ

دیے۔پکے دیوبندی کوٹکٹ دی۔سپاہ صحابہ کوٹکٹ دی۔تبلیغی جماعت والوں کوٹکٹ دی۔جماعت اسلامی والوں کوٹکٹ دی۔تو کیا طاہر القادری سے ھم پوچھتے ہیں تو اس بندے سے نہیں پوچھ سکتے۔(جلسہ کے سارے مجمع نے کھڑے ہو کر نعرے لگائے۔)اور کہا کہ۔میں ان رضویوں سے بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ چپ کیوں ہو؟ جلالی نے خادم رضوی پر دھاندلی کا بھی الزام لگایا۔اور کہا کہ بدمذھب سے اتحاد کرنا چھوٹی بات ہے۔لبیک والا ٹکٹ انکو دینا بڑا جرم ہے۔اور کہا کہ ایک نام کا سید ہے۔جو گویا ہے جسکی خادم رضوی نے ڈیوٹی لگائی وہ بک بک کرتا رہا۔اس نے دو سال میرے خلاف کمپین چلائی یہ اندر سے نواز شریف کے ساتھ ملا ھوا ھے۔اسے امریکہ کے 25 ویزے ملے ہیں۔دو پجارو ملی ہیں۔اسلام آباد میں کوٹھی ملی ہے۔انکو دو پلاٹ مل گئے ہیں۔خادم رضوی اینڈ کمپنی آج تک رانا ثناء اللہ والا حساب نہیں دے پائے۔راجہ ظفر الحق رپورٹ کا حساب نہیں دے پائے۔رافضیوں اور دیوبندیوں کو ٹکٹیں دینے کا حساب یہ قیامت تک نہیں دے پائیں گے۔خادم رضوی رافضی ،تبلیغی ،دیوبندی ،طالبان اور سپاہ صحابہ والوں سے ووٹ لے کر اپنی کثرت دکھانا چاہتا ہے۔انہوں نے میرے بارے میں یہ مشہور کر رکھا تھا کہ میں مجلس عمل سے اتحاد کرنے والا ہوں۔انہوں نے اپنے پاس ایسے ایسے جھوٹے رکھے ہوئے ہیں۔جھوٹ گھڑ گھڑ کے اپنا بت بڑا کرانے والوں کا یوم حساب آچکا ہے۔میرے سامنے پیر آ کر روئے ہیں کہ لبیک والوں نے ظلم کیا ہے۔جس پیر شبیر حسینی۔نے ساری زندگی جس شیعہ لیاقت کے خلاف بولا لبیک نے اس لیاقت بھٹی رافضی کو بھی ٹکٹ دے دیا۔اور اس کے نیچے صوبائی ٹکٹ اس دیوبندی کو دی جس نے حافظ آباد میں سب سے بڑا دیوبندی مرکز بنایا۔لبیک کا جھنڈا فلمسٹار گڈو کے پاس ہے۔کہیں رنڈیاں بیچنے والے کہیں ضلع میں شراب کے پرمٹ میں پہلے نمبر والوں کو ٹکٹیں دئے۔تاکہ بغلیں بجائیں کہ ھم نے اتنے لاکھ ووٹ اکھٹے کر لئے۔ھم نے ٹکٹ ھولڈرز سے اور اپنے مدرسے سے فارغ ھونے والوں سے بھی پہلے دیوبندیوں کی تکفیر کا حلف لیا۔

اسی طرح ہمارے پاس بریلوی مناظر سعید اسد کے آفیشل فیس بک پیج سے اس کے بیٹے کی ویڈیو مولوی ذیشان اسد کی موجود ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ دادا جی کی وفات پر جب اشرف آصف جلالی تعزیت کیلئے تشریف لائے تو خادم حسین رضوی گروپ کے مولانا فاروق الحسن نے ہم

سے کہا کہ تم جلالی سے ملے کیوں؟ تم نے اسے جوتے مار کر باہر کیوں نہیں نکالا؟
ہمارے پاس ان تمام باتوں کا ریکارڈ ویڈیو کی صورت اور تحاریر کی صورت میں موجود ہے اور سوشل میڈیا، ٹاک شوز کے ذریعہ پوری دنیا نے ان چیزوں کو دیکھا لیکن ہوسکتا ہے کہ آج سے کئی سال بعد جب عوام کے ذہنوں سے یہ بات نکل جائے تو بریلوی اس کا انکار کر دیں اس لئے ہم انہی کا ایک اصول یہاں نقل کر دیتے ہیں جس کے بعد ہمارا دعوی ساری عمر کیلئے سچ ثابت ہوگا۔
مفتی عطاء اللہ نعیمی لکھتے ہیں:

''یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ لوگ نہ جانتے ہوں کہ یہ کس نے کہا تھا ہم نے تو بچپن سے اپنے بزرگوں سے سنا کہ وہابی دیوبندی عقائد رکھنے والے مولویوں نے یہ کہا تھا کہ اہلسنت کے مخالفین نے یہ زہر الگا تھا اور اس پر تاریخ پاکستان پر لکھی جانے والی کتب ورسائل ومضامین گواہ ہیں، سب سے بڑھ کر'' رپورٹ جسٹس منیر تحقیقاتی عدالت'' شاہد ہے جو اس کے الزام نہ ہونے اور حقیقت ثابتہ ہونے کا بین ثبوت ہے اور مزید یہ کہ ہائیکورٹ کے اس فیصلے کو (یہ بھی موصوف کا جھوٹ ہے یہ رپورٹ فیصلہ نہ تھا ۔ساجد) ایک طویل عرصہ گزر چکا ہے اگر وہ الزام تھا تو ان لوگوں نے اس فیصلے کو اعلی عدالت پر یعنی سپریم کورٹ میں چیلنج کیوں نہ کیا اور اپنی صفائی کیوں نہ پیش کی''

(تخلیق پاکستان میں علمائے اہلسنت کا کردار، ص ۹۵)

پس جو ہم نے کہا اگر یہ جھوٹ ہے تو بریلوی ہمارے خلاف کورٹ میں جائیں، ان کا نہ جانا ہی انہی کے اصول سے ہمارے تاقیامت سچا ہونے کی دلیل ہو۔

## خادم رضوی نے تین تین لاکھ لیکر مرکزی عہدے بیچے

مفتی محمد نواز طاہر فاروقی ناظم تعلیمات مرکز صراط مستقیم لاہور انکشاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ کہنا کہ ڈاکٹر صاحب نے کسی خفیہ طاقت کے مشن پر چلتے ہوئے تحریک لبیک یارسول اللہ ﷺ کو نقصان پہنچایا۔ یہ ایک اور جھوٹ ہے۔ اگر آپ کے پاس ثبوت ہے تو سامنے لائیں۔ بس ڈاکٹر صاحب کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے تین تین لاکھ لے کر تحریک کے عہدے نہیں بیچے۔ اور جو لوگ غازی صاحب کی رہائی تحریک میں کبھی کسی ریلی میں نظر نہیں آئے آج وہ لاکھوں کے

نذرانے دینے کی وجہ سے مرکزی عہدوں پر ہیں۔

(پیر افضل قادری اور اس کے شاگرد کو علمی جواب، ص ۳، شائع کردہ تحریک لبیک یا رسول اللہ)

تحریک لبیک یا رسول اللہ ﷺ کا جب منشور بنا تھا تو اس کے اندر یہ شق موجود تھی کہ تحریک کا کوئی مرکزی عہدیدار، مرکزی امیدوار اور ناظم اعلیٰ منتخب کریں گے۔ خادم حسین رضوی اور افضل قادری نے فاروق الحسن سے تین لاکھ لے کر اسے مرکزی چیف آرگنائزر بنا دیا۔

(ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کا موقف جانے بغیر لکھی گئی تحریر کا تحقیقی جواب، ص ۸)

## بریلوی مناظر سعید اسد فیصل آبادی منکر نبوت ہے خادم رضوی

یہی مفتی صاحب لکھتے ہیں:

جامعہ نعمانیہ میں تحریک رہائی غازی ممتاز قادری کی آخری میٹنگ میں خادم حسین رضوی نے مسئلہ نبوت میں اختلاف کی وجہ سے سعید احمد اسعد صاحب کو منکر ختم نبوت کہہ کر تحریک رہائی میں شامل نہ کرنے کی تجویز دی تھی۔ اس میٹنگ میں حجۃ الاسلام سید عرفان شاہ صاحب مشہدی بھی موجود تھے۔ اب سعید احمد اسعد صاحب کو خادم حسین رضوی نے نہ صرف تحریک میں شامل کیا بلکہ فیصل آباد سے الیکشن لڑنے کے لئے ٹکٹ بھی دینے کا عندیہ دیا۔ (یہ ٹکٹ دے کر خادم رضوی والوں نے واپس لے لیا کیونکہ سعید اسد جلالی سے بھی مل رہے تھے اس ساری کہانی کو سعید اسد کے بیٹے ذیشان اسد نے سوشل میڈیا پر بیان کیا ویڈیو ہمارے پاس موجود ہے۔ ساجد)

ڈاکٹر صاحب نے کراچی میں ختم نبوت کانفرنس میں خادم حسین رضوی کے بارے میں اس بات کا اظہار کیا۔ کہ کل تک جن لوگوں کو آپ منکر نبوت کہتے تھے آج ان لوگوں کے بارے میں آپ کا نظریہ کیسے تبدیل ہو گیا؟ اب آپ انہیں تحریک میں شامل کر رہے ہیں۔ اس بات کو کچھ لوگوں نے نہیں سمجھا اور یہ کہہ دیا کہ ڈاکٹر صاحب نے سعید احمد اسعد صاحب کو منکر نبوت کہہ دیا۔ حالانکہ ڈاکٹر صاحب نے خادم حسین رضوی کا قول نقل کیا تھا جو واضح طور پر کراچی والے خطاب سے سنا جا سکتا ہے۔ درحقیقت سعید احمد اسعد کو منکر نبوت خادم حسین رضوی نے کہا۔

(ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کا موقف جانے بغیر لکھی گئی تحریر کا تحقیقی جواب، ص ۳)

# فیض آباد دھرنے کے قائدین کی نااہلی

ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کہتے ہیں:

شہداء ختم نبوت کے بارے میں ڈاکٹر صاحب کا موقف

ڈاکٹر صاحب قبلہ شہداء ختم نبوت کے بارے میں یہ کہتے رہے، جتنے لوگ شہید ہوئے۔ ان کی ایف، آئی، آر نہ کٹوانا۔ اور ان کے قاتلوں کی سزا کا مطالبہ نہ کرنا۔ اور شہداء کی صحیح تعداد نہ بتانا۔ اور ان کے جسد خاکی لینے کی بات تک نہ کرنا، اہلسنت پر ظلم اور فیض آباد دھرنا قائدین کی نااہلی ہے۔ میرے خیال میں یہ ہر سنی کے دل کی آواز ہے۔ جس کی ڈاکٹر صاحب نے بروقت اور بجا طور پر ترجمانی کی ہے۔۔۔۔۔۔ آپ نے لکھا کہ مانا کہ مجبوراً انتہائی پر زور طریقے سے شہداء کا معاملہ نہیں اٹھایا۔ پہلے تو آپ ہمیں وہ مجبوری بتائیں جس کی وجہ سے نہ معاہدے میں شہداء کا ذکر، نہ قاتلوں کی سزا کا مطالبہ، نہ شہداء کے جسد خاکی واپس لینے کی کوشش۔ کیا آپ نے کبھی ان والدین کا درد محسوس کیا کہ جن کو اب تک پتہ ہی نہیں کہ ان کا بیٹا زندہ ہے یا شہید ہو گیا۔ اگر شہید ہو گیا تو اس کا جسد خاکی سرد خانے میں ہے، یا جلا دیا گیا ہے، یا گٹر میں بہا دیا گیا ہے۔ جیسا کہ عینی شاہدین کے مطابق شہدائے ختم نبوت کے اجسام کے ساتھ یہ بدترین سلوک ہوا ہے۔

پھر آپ یہ بتائیں کہ پمز ہسپتال میں 156 زخمیوں کو لایا گیا۔ جن میں آخری اطلاعات تک کچھ شہید ہو چکے تھے۔ اور اکثر کی حالت نازک تھی۔ ان میں ایک بھی شہید یا زخمی کا ریکارڈ اب تک نہیں ملا۔ ان کا ریکارڈ مانگنا کس کی ذمہ داری تھی۔ شہداء کے اجسام وصول کرنے کا مطالبہ تک نہیں ہوا۔ خادم حسین رضوی نے بھی اپنی پریس کانفرنس میں کہا کہ بیسیوں شہدا کے جسم غائب کر دئے گئے۔ تو ان کو کیا مجبوری تھی کہ ان کے بارے میں مذاکرات میں بات تک نہیں کی۔

جب پورا ملک جام تھا اور یہ مطالبہ کیا جا سکتا تھا۔ اتنے بندے مروا کے شہدا کے اجسام چھوڑ کے دھرنا ختم کر دیا۔ اور پھولوں کے ہار پہن لئے، شاید زاہد حامد شہداء کے خون میں غسل کر کے ختم نبوت کی غداری سے پاک صاف ہو گیا ہے۔ اس لئے یہ بھی لکھ کے دے آئے ہم اس

پر کوئی فتویٰ نہیں لگائیں گے۔اس کی شرعی حیثیت آپ سے کسی نے نہیں پوچھی۔کہ اتنے بندے مروانے کے بعد ایک استعفیٰ لیا۔اور زاہد حامد استعفیٰ دیتے ہی ختم نبوت میں غداری کے جرم سے بری ہوگیا۔یہ کس فقہی جزئیہ کے مطابق ہے؟

(ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کا موقف جانے بغیر لکھی گئی تحریر کا تحقیقی جواب،ص ۷)

## رضوی اینڈ گروپ کی رانا ثناء اللہ کے ساتھ خفیہ میٹنگ اور ڈیل رضوی ختم نبوت کے مسئلہ میں مخلص نہیں

اشرف جلالی کے مدرسے کے مفتی صاحب ایک اور انکشاف کرتے ہیں:

آپ کہتے ہیں انتہائی پرزور طریقے سے شہداء کا مطالبہ نہیں اٹھایا۔حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ شہدا کا معاملہ وہاں سے سرے سے اٹھایا ہی نہیں گیا،باقی جہاں تک بک جانے کی بات ہے تو میں کہوں گا کہ آپ بات پر روشنی ڈالیں کہ افضل قادری نے رانا ثناء سے سیون کلب میں میٹنگ کیوں کی؟ عوام اور شرکائے مارچ سے اس میٹنگ کو خفیہ رکھنے کے کیا مقاصد تھے؟ اور اس بات کی بھی وضاحت کریں کہ رانا ثناء جس نے قادیانیوں کو بھائی کہا۔ان کے کفر خانوں کو مسجد کہا،اپنی فون کالز میں انہیں مدد کا یقین دلایا اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ اور اس پر خاموش رہنے والے کا کیا حکم ہے؟ خادم رضوی اور افضل قادری اگر اتنے ہی عقیدہ ختم نبوت کے وفادار ہیں تو رانا ثناء کے مسئلہ میں خاموش کیوں ہیں؟

(ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کا موقف جانے بغیر لکھی گئی تحریر کا تحقیقی جواب،ص ۷)

یاد رہے کہ اس میٹنگ سے پہلے خادم رضوی رانا ثناء اللہ کو ذلیل کہتا اور گدھے کے پیشاب سے بدتر کہتا رضوی کا یہ بیان انہی کے ہم مسلک عامر لیاقت حسین نے بول چینل پر اپنے پروگرام میں چلایا۔رانا ثناء اللہ نے اے آر وائی پر آ کر اس معاہدے کو تسلیم کیا کہ پیر افضل قادری کے پانچ نمائندے ہم سے ملے ہمارے معاملات طے پا گئے ہیں اور مذاکرات ہی کی وجہ سے رضوی نے فیض آباد دھرنا ختم کیا لہذا لاہور میں جو جلالی صاحب نے دھرنا دیا ہوا ہے اس کو ختم کرنا بھی انہی کی ذمہ داری ہے یہ جب چاہے اس حوالے سے آ کر ہم سے بات کر سکتے ہیں۔

## خادم رضوی اینڈ گروپ کی شدید گستاخی

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

پھر جب چکوال میں ڈاکٹر صاحب کی تصویر والے فلیگس پھاڑ کے زمین پر پھینکے گئے اور اس بات کا لحاظ بھی نہ کیا گیا کہ ان فلیگسوں پر لبیک یارسول اللہ ﷺ بھی لکھا ہے۔ اس کا شرعی حکم بیان کرنے کے ساتھ یہ وضاحت کریں کہ یہ اتحاد کی کوشش ہے یا اختلاف کی؟

(ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کا موقف جانے بغیر لکھی گئی تحریر کا تحقیقی جواب، ص ۸)

## رضوی کی ایک سید پر تشدد

جب اسی پروگرام میں خادم حسین رضوی کے کہنے پر اتحاد کی بات کرنے والے سید صاحب پر تشدد کیا گیا۔ یہ اتحاد کی کوشش ہے یا اختلاف کی؟ فیض آباد دھرنے سے پہلے اتحاد کیلئے جو افراد خادم حسین رضوی کی مسجد جانے اور ان سے ملاقات کیلئے دوپہر تک وہاں کھڑے رہے۔

(ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کا موقف جانے بغیر لکھی گئی تحریر کا تحقیقی جواب، ص ۸)

## رضوی نے ممتاز قادری کے بڑے بھائی سے ملاقات کرنے کے بجائے اس کو ذلیل کیا اور گالیاں دی

جلالی کے مدرسے کا یہ مفتی لکھتا ہے:

فیض آباد دھرنے سے پہلے اتحاد کیلئے جو افراد خادم حسین رضوی کی مسجد جانے اور ان سے ملاقات کیلئے دوپہر تک وہاں کھڑے رہے۔ جن میں غازی صاحب کے بڑے بھائی ملک عابد اعوان صاحب بھی موجود تھے۔ ان سے ملاقات نہ کرنا اور خادم حسین رضوی کے چیلوں کا ان کو صریح گالیاں دینا، یہ اتحاد کی کوشش ہے یا اختلاف کی؟

(ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کا موقف جانے بغیر لکھی گئی تحریر کا تحقیقی جواب، ص ۸)

## خادم رضوی گروپ کے پیر افضل قادری کا کفر

خادم حسین رضوی کی جماعت کے سرپرست اعلی پیر افضل قادری نے فیض آباد دھرنا کے

اختتام پر خادم حسین رضوی کا معاذ اللہ خدا کہا۔اشرف آصف جلالی نے اس پر کفر کا فتوی صادر کیا۔ مگر رضوی اور قادری کو آج تک اس کفر و شرک سے توبہ کی توفیق نہ ملی۔سارا ریکارڈ میڈیا پر موجود ہے اور مندرجہ بالا دو رسائل بھی اسی موضوع پر پیر افضل قادری کے شاگردوں کے جواب میں لکھے گئے۔

اس فتوے کے جواب میں پیر افضل قادری اپنے سوشل میڈیا پیج پر لائیو آئے اور کہا کہ اشرف جلالی عجیب وغریب باتیں کر رہا ہے مجھے مناظرے کا چیلنج دیا ہے تو ڈاکٹر صاحب کو مناظرے کا شوق ہے تو میں مفتی منیب الرحمن صاحب جو تنظیم المدارس کے صدر ہیں اور صاحبزادہ عبدالمصطفی ہزاروی ان کو ثالث بنالیں اور جب چاہیں ڈاکٹر صاحب مناظرہ کرلیں۔ پہلے بھی ڈاکٹر صاحب نے مناظرے کا چیلنج دیا میں جب پہنچا تو ڈاکٹر صاحب نے ٹیلی فون بند کر دیا پھر وہ راہ فرار اختیار کر گئے۔۔جس وقت میں حزب الاحناف میں فتوی نویسی کر رہا تھا تو ڈاکٹر صاحب میرے خیال میں اس وقت اپنی امی کا دودھ پی رہے ہوں گے۔

یہ ویڈیو اسی دن ان کے پیج سے ڈیلیٹ کر دی گئی مگر الحمدللہ راقم کے پاس موجود ہے۔

## اشرف آصف جلالی کا مقام خادم رضوی کی نظر میں

خادم رضوی اور اس کی جماعت پر یہ الزامات کسی معمولی آدمی نے نہیں بلکہ اشرف آصف جلالی نے لگائے ہیں جسے خود رضوی ''کنز العلماء'' کہتے تھے چنانچہ ۴ مارچ ۲۰۱۶ وفائے رسول ﷺ مارچ میں بیان کرتے ہوئے موصوف جلالی کے متعلق کہتے ہیں:

''ڈاکٹر صاحب کنز العلماء ہیں کنز کا معنی آپ جانتے ہیں؟ خزانہ ہے''۔

## رضویوں کی کوثر و تسنیم سے دھلی ہوئی لکھنو کی ٹکسالی زبان

اسی مارچ میں خادم رضوی اپنے ہی ہم مسلک شیخ الاسلام طاہر القاری کے بارے میں مندرجہ ذیل ملفوظات ارشاد فرماتے ہیں سوشل میڈیا پر موصوف کی یہ ویڈیو سب سے زیادہ وائرل ہوئی:

''اس کینیڈا والے بے غیرت کے بارے میں۔۔اس دلے کے بارے میں۔۔اس خنزیر کے بارے میں۔۔او دلا۔۔او دلے۔۔او ڈاکٹر دیا پترا۔۔او پادری۔۔او سورا۔ ممتاز

قادری کے خلاف بھونکتا ہے بے غیرت ۔۔خنزیر سے بھی بدتر ہے ۔۔۔اوذلیل ۔۔۔اوشیخ الشیطان ۔۔۔اوشیخ الرذائل ۔۔۔لغت ہی ہمارے پاس نہیں رہی جو تمہیں گالیاں دے"۔

اسی طرح ۲۸ مارچ ۲۰۱۶ کے ڈی چوک دھرنا میں رضوی و جلالی کی موجودگی میں تحریک لبیک کے سرپرست و بانی پیر افضل قادری نے میڈیا کو یہ غلیظ گالی دی:

ماں دی کس ۔۔اس دی ماں دی کس ۔۔۔

مجمع سے آواز آئی ۔۔بے شک ۔۔۔بے شک ۔۔۔(معاذ اللہ)

یہ ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر وائرل ہے اور ہمارے پاس موجود ہے۔

چیف جسٹس ثاقب نثار کو یہی رضوی صاحب کہتے ہیں

یہ ثاقب نثار کسی ہندو وکیل کے کتے نہلاتا اگر پاکستان نہ بنا ہوتا (پنجابی سے اردو ترجمہ)

## پیر افضل قادری کی دعوت اسلامی اور الیاس عطاری پر گولہ باری

تحریک لبیک کے سرپرست اعلی پیر افضل قادری تاجدار ختم نبوت کانفرنس میرپور آزاد کشمیر میں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"لوگ کہتے ہیں ۔۔سنو ہم سیاسی نہیں ہیں، ہمارے پیر فقیر کہتے ہیں ہم سیاسی نہیں ہیں، ہماری کئی تنظیمیں کہتی ہیں ہم سیاسی نہیں ہیں غیر سیاسی ہیں میں کئی دفعہ شیخ الحدیث صاحب سے گزارش کر چکا ہوں مجھے تو ان باتوں میں کفر کی بو آتی ہے کیونکہ اسلام سیاسی مذہب ہے اسلام غیر سیاسی مذہب نہیں ہے"۔

آپ دعوت اسلامی کے کسی بھی رسالے کو اٹھا کر دیکھ لیں اس پر جلی حروف میں لکھا ہوگا "غیر سیاسی تنظیم" یہ فتوی بازی اسی پر ہے۔ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

"جن پیروں نے اس تحریک سے غداری کی ان میں سب سے بڑا مولوی الیاس ہے دعوت اسلامی کا۔سب سے بڑا غدار جس کے پاس سب سے بڑی طاقت تھی جب اس پر قتل کا مقدمہ ہوا تو اس نے پینتیس چالیس ہزار بندے ملتان میں اکھٹے کئے، پینتیس چالیس ہزار لاہور میں اکھٹے کئے اپنا مقدمہ ختم کرانے کیلئے اس غدار نے مولوی الیاس نے دعوت اسلامی کے اس غدار ناموس رسالت

نے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کیوں نہیں میدان میں نکلا؟ سب سے بڑا غدار یہ مولوی الیاس ہے“۔

## خادم حسین رضوی کی صفات رذیلہ بزبان بریلوی مناظر غفران محمود سیالوی

اتحاد اہلسنت میں سب سے بڑی رکاوٹ آپ خود (خادم رضوی) ہیں، اپنے اہلسنت آپ سے شیریں سوال کریں تو اس کے بھی تلخ جواب آپ کیوں دیتے ہیں؟ تلہ گنگ کے میجر یعقوب صاحب نے سپاہ صحابہ کے ساتھ اتحاد کیا یا نہیں کیا؟ ان کے مدرسے میں جا کر جلسے کئے یا نہیں کئے؟ دیوبندی سکول آف تھاٹ کے لوگوں کو آپ نے ٹکٹ دئے، آپ نے شیعہ سکول آف تھاٹ کے لوگوں کو ٹکٹ دئے۔ ان کے ساتھ آپ بیٹھ سکتے ہیں ان کے ساتھ آپ کی صلح ہو سکتی ہے اتحاد نہیں ہوسکتا تو اعلی حضرت کی فکر کے امین ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کے ساتھ نہیں ہو سکتا؟ یہ دوغلی پالیسیاں چھوڑ دیں۔ جتنی گالیاں مجھے خادم رضوی کے بندوں نے مجھے دینی ہے دے۔ آج بھی میں تحریک لبیک یارسول اللہ کا حقیقی چیرمین اگر مانتا ہوں تو قبلہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کو مانتا ہوں۔ کس بنیاد پر انہیں تحریک کی چیرمینی سے ہٹایا گیا؟ آج تک کوئی وجہ بیان کی گئی؟ خود آپ (خادم رضوی) نے ان کو فورس (زور دے کر) کر کے بنایا پھر ان کو ہٹا کر غازی صاحب کے والد کو بنیا دیا پھر ان کو ہٹا کر خود بن گئے۔ بہت سارے حقائق ہیں۔ قبلہ رضوی صاحب فیض آباد دھرنے میں جو میرے ساتھ زیادتی ہوئی میں وہ بیان نہیں کر رہا۔ کیوں نہیں جلالی کے ساتھ بیٹھتے ہیں؟ وہ جھوٹے ہیں نا آپ سچے ہیں نا۔ تو آپ لوگوں کو سچ بتائیں نا۔ **باقی جو دلوں میں کینہ بغض حسد پال کر بیٹھے ہیں یہ جائز ہے؟ آپ دین کو تخت پر لانے کی بات کرتے ہیں کیا یہ دین میں جائز ہے کہ کسی مسلمان سے بغض کینہ دل میں میل رکھنا غلط فہمیاں پیدا کرنا؟ ساری سنیت کو آپ نے چوتیا بنایا ہوا ہے بے وقوف بنایا ہوا ہے۔** کیا بیماری ہے آپ سنیوں کو، کیا تکلیف ہے آپ سنیوں کو؟ آپ سارے ون مین شو کے کیوں اتنے شوقین ہیں؟ خادم رضوی صاحب آپ رضوی کہلاتے ہیں آپ نے کہا اعلی حضرت کی فکر رکھتا ہوں پھر دیوبندیوں شیعوں کو ٹکٹ دئے خادم رضوی صاحب اعلی حضرت کی یہی فکر ہے؟

(یہ بیان ان کی آفیشل فیس بک پیج سے اپلوڈ ہوا قریبا گھنٹے کا بیان ہے ہمارے پاس موجود ہے)

**سیالوی سے سوال:** جس آدمی کے دل میں اپنے ہی مسلمان بھائی کیلئے کینہ، بغض، حسد جیسی باطنی بیماریاں ہوں قوم کو اس نے چوتیا و بے وقوف بنایا ہوا ہو۔ اور ساتھ ساتھ بدمذہبوں سے اتحاد کرتا ہو، اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی کے فتاوی کی روشنی میں اس کا حکم بیان کریں۔ نیز ان سب کے باوجود بھی آپ ان کو اپنا قائد مان رہے ہیں، ایسے سنیت دشمن، بد باطن آدمی کی جوتیوں کو سر کا تاج بنا رہے ہیں، انہی کو ووٹ دے رہے ہیں تو اپنے اعلیٰ حضرت کے فتاوی کی روشنی میں اپنا حکم بھی واضح کریں۔

الحمدللہ بندہ نے اس رسالے کی تحریر کا آغاز ۶ اکتوبر ۲۰۱۸ بمطابق ۲۶ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ کو بروز شنبہ بعد از نماز مغرب کیا اور آج ہی کی شب بوقت ساڑھے بارہ بجے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اللہ پاک اس رسالے کو امت مسلمہ کیلئے نافع اور بندہ کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

## ضروری وضاحت

بندے نے رضوی کے خلاف تحریری مواد کیلئے تین کتب سے استفادہ کیا:

(۱) علامہ خادم حسین رضوی کا سفر زندگی از مفتی محمد آصف عبداللہ قادری شائع کردہ بزم رضویہ اہلسنت و جماعت

(۲) ڈاکٹر آصف جلالی کا موقف جانے کے بغیر لکھی گئی تحریر کا تحقیقی جواب

(۳) پیر افضل قادری اور اس کے شاگرد کو علمی جواب

یہ دونوں کتابیں مفتی محمد طاہر نواز قادری ناظم تعلیمات مرکز صراط مستقیم تاج باغ لاہور کی لکھی ہوئی ہیں۔ ان دونوں کتابوں کو یہاں سے ڈاونلوڈ کیا جاسکتا ہے

https//:archive.org/details/imagetopdf_201810

اس کے علاوہ ویڈیو بیانات اور ٹاک شوز سے مواد لیا گیا جس کی بندہ مکمل ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ اور اس رسالے میں دئے گئے مواد کو کسی بھی غیر جانبدار فارم پر ثابت کرنے کیلئے بندے کو طلب کیا جاسکتا ہے جبکہ اکثر مواد نیٹ پر موجود ہے۔ نیز ہم سے بذریعہ ای میل رابطہ کر کے منگوایا بھی جاسکتا ہے

# مصنف کی دیگر مطبوعہ تصانیف و رسائل

(۱) مناظرہ کوہاٹ: ۲۰۱۲ میں کوہاٹ میں جشن عید میلاد النبی ﷺ پر ہونے والے مناظرے کی مکمل روئیداد

(۲) الاربعین فی مناقب امیر المومنین: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب و فضائل پر چالیس مستند احادیث کا مجموعہ

(۳) تحریک آزادی اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی

(۴) دفاع اہل السنۃ والجماعۃ (جلد اول)
دارالعلوم دیوبند کی تقاریظ سے مزین اس کتاب میں علمائے اہل السنۃ والجماعۃ پر ہونے والے تمام اعتراضات کے انتہائی مفصل و مدلل جوابات دئے گئے ہیں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب جو طبع ہو کر منظر عام پر آگئی ہے۔

(۵) الاربعین فی مناقب الخلفاء الراشدین (غیر مطبوعہ): خلفائے راشدین رضی اللہ تعالی عنہم کے مناقب پر چالیس احادیث کا مجموعہ

(۶) آزار ابراہیم علیہ السلام کے والد تھے اور ایمان ابوین مصطفی۔ آزر و ایمان و کفر والدین مصطفی ﷺ پر تحقیقی مقالہ اور اشکالات کے مدلل جوابات

(۷) مسلک اعلی حضرت: احمد رضاخان کے تشیع پر ناقابل تردید دلائل

(۸) ازالۃ الوسواس عن اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما: سات زمینوں کے متعلق حدیث پر محققانہ کلام

(۹) مناظرہ علم غیب: سوات میں ہونے والے علم غیب کے موضوع پر مناظرہ کی روئیداد

(۱۰) صوفی مسعود احمد صدیقی لاثانی سرکار بریلوی کی مختصر سوانح حیات

(۱۱) کردار یزید: یزید کے فسق پر محققانہ گفتگو اور تاریخی کتب کے اصل عکوس (سکین) کے ساتھ اہلسنت کا موقف واضح کیا گیا ہے اپنے باب میں ناقابل تردید دلائل پر مشتمل

(۱۲) اعلان النکیر علی اصحاب عید الغدیر: ۱۸ ذوالحجہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے یوم شہادت پر اہل تشیع کی طرف سے منائی جانے والی عید غدیر کا پس منظر اور اس کا بدعت ہونا شیعہ مسلمات سے

مزید تفصیلات کیلئے

FansofAllamaSajidKhanNaqshbandi sajidkhannaqshbandi.blogspot.com kalahazrat@gmail.com